زُہد: مفہوم اور تقاضے

صحیح مسلم کا خصوصی مطالعہ

تالیف

سَعِیدُ الرحمٰن

اُستاد ادارہ علوم اسلامیہ و عربی

بہاؤالدین زکریاء یونیورسٹی ملتان

بیکن بکس ○ گلگشت ملتان

سلبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ دکھلائی دیئے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں شخص (مجھ کو پانی پلانے کی اجازت دیتے ہو) ہم نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اس نے پانی پیا پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کردیا۔ پھر آپ اس کو الگ لے گئے اور بٹھادیا۔)

نماز باجماعت کے آداب اور ایک چادر میں نماز کی ادائیگی کا طریقہ

ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الحوض فتوضأ منه ثم قمت فتوضأت من متوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب جبار بن صخر يقضى حاجته فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلى و كانت على بردة ذهبت ان اخالف بين طرفيها فلم تبلغ لى و كانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصتها عليها ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدى فادارنى حتى اقامنى عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بايدينا جميعا فدفعنا حتى اقامنا خلفه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرقمنى و انا لااشعر ثم فطنت به فقال هكذا بيده يعنى شد وسطک فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ياجابر قلت لبيک يارسول الله قال اذا كان واسعا فخالف بين طرفيه و اذا كان ضيقا فاشدده على حقوک.

Marfat.com

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور اس میں سے وضو کیا میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخرؓ قضاء حاجت کے لیے گئے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں الٹنے لگا وہ میری پہنچ میں نہیں آئی اس میں پھندنے لگے تھے آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے پھر اس کو اپنی گردن پر باندھا اس کے بعد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا۔ پھر جبار بن صخر آئے انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو اپنے پیچھے کھڑا کیا (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو کھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں تھی۔ اس کے بعد خبر ہوئی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی کمر پر (چادر) باندھ لو (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب پاجامہ نہ ہو تو اس کے دونوں کنارے الٹ لیا کرو اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لیا کرو۔

رسول وجماعت رسول کی تنگدستی

سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم و كان قوت كل رجل من كل يوم تمرة فكان يمصها يصرها فى ثوبه و كنا نختبط بقسينا و ناكل حتى قرحت اشداقنا فاقسم اخطنها رجل منا يوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له انه لم يعطها فاعطيها فقام فاخذها.

Marfat.com

(جابرؓ نے کہا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اسکو چوس لیتا پھر اسکو اپنے کپڑے میں رکھ لیتا اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی سے اور خشکی سے) میں حلفیہ کہتا ہوں ایک دن ہم میں سے ایک شخص غلطی سے (کھجور لینے سے) رہ گیا ہم (بھوک سے نڈھال) اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ چنانچہ اس کو کھجور دیدی گئی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔)

درختوں کی اطاعت کا معجزہ نبوی

سرنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا افیح فذهب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقضی حاجته فاتبعته باداوة من مناء فنظر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلم یر شیئا یستتر به و اذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم الی احدهما فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللّٰہ فانقادت معه کالبعیر المخشوش الذی یصانع قائده حتی اتی الشجرة الاخری فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللّٰہ فانقادت معه کذلک حتی اذا کان بالمنصف مما بینهما لام بینهما یعنی جمعهما فقال التئما علی باذن اللّٰہ فالتأمتا قال جابر فخرجت احضر مخافة ان یحس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بقربی فیبتعد قال ابن عباد فیبتعد فجلستُ احدث نفسی فحانت منی لفتة فاذا انا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مقبلا واذا

Marfat.com

الشجرتان قد افترقتا فقامت كل واحدة منهما على ساق فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف وقفة فقال برأسه هكذا و اشار ابواسمعيل برأسه يمينا و شمالا ثم اقبل.

(پھر ہم چلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے رسول اللہ ﷺ حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں ایک ڈول پانی کا لیکر آپ کے پیچھے ہولیا رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا اللہ تعالی کے حکم سے میرے تابعدار ہوجاؤ وہ آپ کا تابعدار ہوگیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں نکیل دی جاتی ہے اپنے کھینچنے والے کا تابعدار ہوجاتا ہے یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا اللہ تعالی کے حکم سے میرے تابعدار ہوجاؤ وہ بھی آپ کے ساتھ اسی طرح ہولیا یہاں تک کہ جب آپ ان درختوں کے بالکل درمیان میں پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں میرے سامنے اللہ تعالی کے حکم سے جڑ جاؤ۔ وہ دونوں درخت جڑ گئے جابرؓ نے کہا میں اس ڈر سے دوڑتا ہوا نکلا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ میرے کو نزدیک دیکھیں اور دور تشریف لے جائیں میں اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا چلا رہا دفعتہً جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی جڑ پر کھڑے ہوگئے میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے کی جانب تشریف لائے۔)

عذاب قبر میں کمی کیلئے تدبیر نبوی

فلما انتهى الى قال ياجابر هل رأيت مقامى قلت نعم يا رسول

Marfat.com

اللّٰه قال فانطلق الی الشجرتین فاقطع من کل واحدة منهما غصنا فاقبل بهما حتی اذا قمت مقامی فارسل غصنا عن یمینک و غصنا عن یسارک قال جابر فقمت فاخذت حجرا فکسرته و حسرته فانذلق لی فاتیت الشجرتین فقطعت من کل واحد منهما غصنا ثم اقبلت اجرهما حتی قمت مقام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ارسلت غصنا عن یمینی و غصنا من یساری ثم لحقته فقلت قد فعلت یا رسول اللّٰه فعم ذاک قال انی مررت بقبرین یعذبان فاحببت بشفاعتی ان یرفه عنهما مادام الغصنان رطبین.

(جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا کیا تم نے اس جگہ کو دیکھا۔ جابر نے کہا جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹو اور ان کو لے آؤ۔ یہاں تک کہ جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک شاخ اپنی داہنی طرف ڈال دو اور ایک شاخ بائیں طرف۔ جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک شاخ کاٹی پھر میں ان شاخوں کو کھینچتا ہوا اس جگہ پر آیا جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور ایک شاخ داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے اپنے (مقام) شفاعت کے سبب چاہا کہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔)

پانی کی کثرت کا معجزہ نبوی

قال فاتینا العسکر فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

یاجابر ناد بوضوء فقلت الاوضوء الاوضوء قال قلت یا رسول اللّٰه ماوجدت فی الرکب من قطرة و کان رجل من الانصار یبرد لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الماء فی اشجاب له علی حمارة من جرید قال فقال لی انطلق الی فلان بن فلان الانصاری فانظر هل فی اشجابه من شیٔ قال فانطلقت الیه فنظرت فیها فلم اجدفیها الا قطرة فی عزلاء شجب منها لو انی افرغه لشربه یابسه فاتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقلت یا رسول اللّٰه لم اجد فیها الاقطرة فی عزلاء شجب منها لو انی افرغه لشربه یابسه قال اذهب فاتنی به فاتیته به فاخذه بیده فجعل یتکلم بشیٔ لاادری ماهو و یغمزه بیده ثم اعطانیه فقال یاجابر ناد بجفنة فقلت یا جفنة الرکب فاتیت بها تحمل فوضعتها بین یدیه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بیده فی الجفنة هکذا فبسطها و فرق بین اصابعه ثم وضعها فی قعر الجفنة و قال خذ یاجابر فصب علی و قل بسم اللّٰه فصببت علیه و قلت بسم اللّٰه فرایت الماء یتفور من بین اصابع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم فارت الجفنة و دارت حتی امتلأت فقال یاجابر ناد من کان له حاجة بماء قال فاتی الناس فاستقوا حتی رووا قال فقلت هل بقی احدله حاجة فدفع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یده فی الجفنة و هی ملای.

[illegible] آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اعلان کرو وضو کریں میں نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری شخص تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکوں کی شاخوں پر لٹکی ایک پرانی مشک میں پانی ٹھنڈا کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا [illegible] انصاری کے پاس جاؤ اور [illegible]

اس کی مشک میں کچھ پانی ہے میں گیا دیکھا تو مشک میں سوائے ایک قطرہ کے پانی نہیں ہے اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی لے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ اس مشک میں تو سوائے ایک قطرہ کے (یعنی معمولی مقدار) پانی نہیں ہے اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اس مشک کو میرے پاس لے آؤ میں اس مشک کو لے آیا آپ نے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کر قافلہ کا کڑھا منگواؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے کڑھے والے صاحب کو آواز دی چنانچہ وہ اٹھا کر لایا گیا میں نے آپ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کڑھے میں اس طرح رکھا کہ ہاتھ پھیلا دیا اور انگلیوں کو کشادہ کیا اور پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر وہ مشک لو اور میرے ہاتھ پر ڈال دو اور بسم اللہ کہو میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں کہ کڑھا جوش مارنے اور گھومنے لگا یہاں تک کہ بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر آواز دو جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے) جابر کہتے ہیں لوگ آئے اور پانی پیا یہاں تک کہ سب سیر ہوگئے۔ میں نے کہا (دریافت کیا) کوئی ایسا بھی ہے جس کو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں سے اٹھالیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔)

مچھلی کی دعوت

و شکا الناس الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجوع فقال عسی اللّٰہ ان یطعمکم فاتینا سیف البحر فزخر البحر زخرۃ فالقی دابۃ فاورینا علی شقّھا النار فاطبخنا و اشوینا و اکلنا و شبعنا قال جابر فدخلت انا و فلان و فلان حتی عد خمسۃ فی حجاج عینھا مایرانا احد حتی خرجنا فاخذنا ضلعا

من اضلاعه فقوسناه ثم دعونا باعظم رجل فی الرکب و اعظم جمل فی الرکب و اعظم کفل فی الرکب فدخل تحته مایطاطئ رأسه.

(اور لوگوں نے آپ سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلاوے۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پر آئے سمندر نے موج ماری اور ایک جاندار (مچھلی) باہر ڈالی ہم نے اس (سمندر) کے کنارے پر آگ سلگائی اور اس کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابرؓ کہتے ہیں پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکل آئے (یعنی اتنی بڑی مچھلی تھی) پھر ہم نے اسکی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب سے بڑا (لمبا) تھا اور سب سے بڑے (بلند) اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑی (اونچی) زین اس پر تھی وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس مچھلی کی پسلی تھی)

عبادہ بن ولید نے یہاں دو صحابہ کی حدیثوں کا ذکر کیا ہے (۱) صحابی ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا قصہ جن کا انتقال ۵۵ھ میں ہوا اور جو بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے تھے۔ (۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث۔

قصہ ابوالیسر

عبادہ جب اپنے والد ولید بن عبادہ کے ہمراہ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ملے تو اس وقت ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا جس نے کتابوں کا ایک ذخیرہ دیا کندھا رکھا تھا، لباس دونوں کا یکساں تھا، کہ ہر ایک نے ایک دھاری دار چادر اور معافری مقام کا ایک کپڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور اس وقت حضرت ابوالیسر کے چہرے پر نرمی و ملال کے آثار بھی تھے۔ چنانچہ جب ولید نے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ان کا بنی حرام یا بنی سلمہ قبیلہ کے ایک شخص کے ذمہ قرض تھا اور وہ تقاضا کی لی

وجہ سے ان سے چھپتا پھرتا تھا بالاخر انہوں نے اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کردیا تو اس نے اپنی تنگدستی کا ذکر کیا اور وعدہ خلافی یا غلط بیانی کے اندیشہ کے سبب ان سے نہ ملنے کا عذر بیان کیا، انہوں نے اس پر پختہ حلف لیا اور پھر قرض کی دستاویز کی تحریر اپنے ہاتھ سے مٹا کر اس سے کہا اگر رقم آجائے تو ادا کردینا ورنہ میرا کوئی مطالبہ نہیں ہے، حضرت ابوالیسر نے اس حسن سلوک کی وجہ رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بتلایا جس کے سننے اور دیکھنے کا سارا منظر ان کے ذہن میں تھا کہ جو شخص کسی تنگدست مہلت دے یا اس کو معاف کردے تو اللہ تعالی اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔

اس ارشاد گرامی میں معاشرے کے فارغ البال افراد کی یہ ذمہ داری بتائی گئی ہے کہ ان سے قرض لینے والا اگر تنگ دست ہوجائے تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنا چاہیئے یہ نہ ہو کہ اس کا ناطقہ بند کردیا جائے اور اسے ذہنی اذیت میں مبتلا کردیا جائے بلکہ معاشرے کے افراد کے باہمی تعلقات، اخوت، ہمدردی اور باہمی تعاون پر مبنی ہونے چاہئیں کہ اگر کوئی کسی مشکل میں گھر جائے تو دیگر افراد اسے اس مشکل سے نکلنے میں مدد دیں تاکہ وہ دوبارہ اپنی انفرادی و اجتماعی سرگرمیوں کا آغاز بھرپور انداز سے کرسکے اور یہی طرز عمل ایک درست خطوط پر استوار معاشرہ کا ہوا کرتا ہے کہ وہ تنگدست افراد کے لئے آسانیاں مہیا کرتا ہے اور اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مستضعفین کی سرپرستی کرکے ان کی صلاحیتوں کو زنگ آلود نہ ہونے دے تاکہ وہ بھی زندگی کی دوڑ میں مفید کردار ادا کرسکیں۔

بعد ازیں عبادہ نے حضرت ابوالیسر کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ اگر وہ اپنے غلام کی منقش چادر لیکر اسے معافری کپڑا دیدیتے یا اس کے برعکس کرتے تو دونوں کا جوڑا مکمل ہوجاتا، اس پر حضرت ابوالیسر نے رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے زیردستوں کو وہی خوراک دو جو تم خود استعمال کرتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور واضح کیا کہ دنیوی ساز و سامان دینا میرے لئے زیادہ آسان ہے بنسبت اس کے وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے جائے، حقیقت یہ ہے کہ معاشرے کے بالائی طبقات اگر انسانیت کے حوالے سے سوچیں تو انصاف کا تقاضہ

Marfat.com

یہی نظر آئے گا معاشرے کے تمام افراد کی بنیادی ضروریات تو کم از کم مساوی انداز سے پوری ہونی چاہئیں جبکہ طبقاتی معاشروں میں صاحب وسائل اور وسائل سے محروم افراد کے انداز زیست میں نمایاں فرق ہوتا ہے اور یہ فرق بجائے کم ہونے کے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وسائل سے محروم نہ صرف یہ کہ اپنی بنیادی ضروریات تک پوری کرنے سے قاصر ہوجاتے ہیں بلکہ انہیں اعلیٰ اخلاق کے لئے سوچنے کی صلاحیت بھی معدوم ہوجاتی ہے اور یوں ان کے شب و روز جانوروں کی مانند گزرنے لگتے ہیں(۱۱۸) جبکہ اسلام ایک غیر طبقاتی معاشرہ وجود میں لاتا ہے جس میں افراد معاشرہ، افراد خاندان کی مانند گزر بسر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون سے معاشرہ کو ترقی کی منزل سے ہمکنار کرتے ہیں۔

الغرض حضرت ابوالیسر سے مروی دونوں احادیث کی رو سے یہی ہے کہ اسلام باہمی تعاون، اخوت و مساوات پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کا داعی ہے، اور یہی اس کی حقیقی شناخت ہے۔

حدیث جابر رضؓ

بعد ازیں عبادہ، حضرت جابر بن عبد اللہ عنہما کے پاس گئے تو انہیں ایک کپڑے میں لپٹا ہوا نماز پڑھتے دیکھا تو یہ لوگوں کو پھاندتے ہوئے ان کے اور قبلہ کے درمیان جا بیٹھے، فارغ ہونے پر انہوں نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا سبب دریافت کیا، شاید ان کا پھاند کر آگے بیٹھنا حضرت جابر کو اچھا نہیں لگا اس لئے بطور تادیب انہیں احمق کا لقب دیا(۱۱۹) پھر انہوں نے اس موقع پر متعدد احادیث بھی بیان کیں۔

(۱) رسول اکرم ﷺ نے مسجد میں بلغم کا نشان دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکا جائے بلکہ اگر ضرورت پیش آ ہی جائے تو مسجد کچی ہونے کی صورت میں بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا جائے اور اگر بلغم کے جلد نکلنے کا اندیشہ ہو تو کپڑے میں تھوک کر اسے لپیٹ دیا جائے، آج کل چونکہ مساجد پختہ بن گئی ہیں اس لئے شدید تقاضے کی صورت میں ایسا ہی کیا جائے پھر آپ نے خوشبو منگوا کر اسے لکڑی کی نوک پر لگایا اور پھر اس کے ذریعہ بلغم کی نشان کی جگہ پر

Marfat.com

خوشبو لگائی۔

اس ارشاد اور آپ کے عمل سے مسجد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ چونکہ وہ مسلمانوں کا روحانی اور معاشرتی مرکز ہے اور تجلیات الٰہی کا مقام ہے اس لئے اسے صاف اور خوشبودار ہونا چاہیئے لہذا کوئی ایسا عمل سرزد نہیں ہونا چاہیئے جس سے لوگوں کو گھن اور فرشتوں کو تکلیف ہو اور اس طرح مسجد کا تقدس مجروح ہو۔ نیز مسجد کی پاکیزگی اور نفاست وطہارت کو معاشرے کی پاکیزگی کا عنوان ہونا چاہیئے۔

(۲) غزوہ بطن بواط کا ذکر ہے، بواط شام کے راستے میں جحفہ کے قریب جہینہ کے پہاڑوں میں سے ایک دوشاخہ پہاڑ ہے، رسول اکرم ﷺ دوسو صحابہ کے ہمراہ ہجرت کے تیرہویں مہینہ میں ربیع الاول کےنووران مجدی بن عمرو جہنی اور اس کے گروہ کے تعاقب میں نکلے تھے لیکن دشمن ہاتھ نہ آنے پر آپ واپس آگئے تھے(۱۲۰) چونکہ ہجرت کے ابتدائی ماہ تھے اس لئے مسلمان تنگ دستی کی حالت میں تھے چنانچہ ایک اونٹ پر باری باری پانچ سے سات افراد تک سوار ہوتے تھے، ایک انصاری اپنی باری پر اونٹ سوار ہوئے تو اس اونٹ نے کچھ سرکشی دکھائی تو انہوں نے اسے ڈانٹا اور اس موقع پر زبان سے لعنت کے الفاظ بھی نکل گئے، آپ نے یہ سن کر فوراً انہیں اونٹ سے اترنے کا حکم دیا اور فرمایا کبھی بھی اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے اور اپنے مال ومتاع کے لئے بددعا نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ ساعت دعاء کی قبولیت کی ہو۔

حدیث میں ایک معاشرتی ادب کی تعلیم ہے، عموماً اس سلسلے میں بےاحتیاطی برتی جاتی ہے کہ پریشان کن حالات میں اپنے خلاف بددعاء کے الفاظ منہ سے نکالے جاتے ہیں اپنے آپ کو کوسا جاتا ہے اور اولاد کے خلاف بددعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں، ایسے مواقع پر صبر وضبط سے کام لینا ضروری ہے نیز دیگر ذرائع سے مشکلات حل کرنے کی تدابیر سوچنی چاہئیں تاکہ بعد میں زندگی مستقل ندامت اور پچھتاوے کے احساس سے عذاب نہ بن جائے۔ حدیث میں نامناسب جملہ کی ادائیگی میں ارادی اور غیر ارادی کا فرق مدنظر نہیں رکھا گیا گویا بطور تکیہ کلام بھی اس قسم کے جملہ کی گنجائش نہیں۔

(۳) اسی سفر میں صحابہ شام کے وقت پانی کے ایک مقام کے قریب ہونے لگے تو آپ نے لشکر کی سہولت کے لئے حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہم کو آگے روانہ کردیا تاکہ وہ پانی پلانے کے انتظامات کرسکیں اس سے آپ کی پیش بینی اور قائدانہ صلاحیتوں پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ آپ نے پورے لشکر کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے منظم انداز سے پانی پینے کا بندوبست کیا. چنانچہ دونوں حضرات نے جاکر حوض کو درست کیا اور اسے پانی سے بھر دیا۔ آپ جب وہاں پہنچے تو باوجودیکہ آپ کے حکم اور اجازت پر دونوں حضرات آئے تھے آپ نے ان سے اصولی طور پر اونٹنی کو پانی پلانے کی باقاعدہ اجازت طلب کی کیونکہ پانی کے معاملات کی نگرانی ان دونوں حضرات کے سپرد کی گئی تھی اس لئے اس میں ان کی اجازت ضروری تھی گویا جب کسی معاملہ کو طے کرنے کے لئے کسی شخص یا اشخاص کو ذمہ دار تفویض کی جائے تو پھر قائد کو بھی اس سلسلے میں ان سے اجازت طلب کرنی چاہئے تاکہ کسی قسم کی بدنظمی رونما نہ ہو اور متعلقہ افراد اپنے فرائض بغیر کسی دباؤ کے احسن طریقے سے انجام دے سکیں(۱۲۱) چنانچہ اجازت ملنے پر آپ نے اپنی سواری کو پانی پلایا۔

(۴) بعد ازیں رسول اکرم ﷺ نے وضو کرکے نماز شروع کی تو حضرت جابر بھی اپنی ایک نسبتاً چھوٹی چادر کو گردن پر باندھ کر آپ کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے، آپ نے انہیں دائیں طرف کھڑا کیا بعد ازاں حضرت جبار بن صخر بھی آگئے اور وہ بائیں طرف کھڑے ہوگئے، آپ نے دونوں کو پیچھے کھڑا کردیا، گویا اس حدیث سے امام کی اقتداء کا طریقہ معلوم ہوا، نماز سے فارغ ہوکر آپ نے حضرت سے ایک چادر میں نماز پڑھنے سے متعلق فرمایا کہ اس طرح مشکل میں پڑنے کی بجائے اگر چادر وسیع ہو تو اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں الٹ دیا جائے اور اگر تنگ ہو تو اسے بجائے گردن پر باندھنے کے کمر پر باندھ لیا جائے، اس سے حضرت عباد کو بھی اپنے سوال کا جواب مل گیا جو انہوں نے ابتداء میں حضرت جابر سے کیا تھا، جب حضرت جابر ایک ہی چادر میں لپٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔

Marfat.com

(۵) صحابہ کرام، رسول اکرم ﷺ کی معیت اور ہمراہی میں اس حالت میں چلے کہ ان میں سے ہر ایک کی یومیہ خوراک صرف ایک کھجور تھی کہ اسے چوس کر کپڑے میں رکھ لیتے اور کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے یہاں تک کہ ان کے گلپھڑے زخمی ہوگئے پھر انہوں نے اسی ذیل میں ایک صحابی کے کھجور کی تقسیم سے رہ جانے کا ذکر کیا، اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے انتہائی مشکلات کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن اپنے عقائد و نظریات پر کسی قسم کی مصالحت یا سودے بازی نہیں کی چنانچہ ان کی قربانیوں کے بدولت ہی دنیا کے ایک ارب سے زائد افراد آج دائرہ اسلام میں ہیں کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تن آسانی اور غفلت شعاری سے کبھی کوئی معاشرہ ترقی نہیں کرسکا ہے۔ آج بھی معاشرے کو بنیادی تبدیلی سے روشناس کرانے کا جذبہ رکھنے والی اجتماعیت اسی صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکتی ہے جب وہ ہر قسم کی معاشی، معاشرتی اور سیاسی مشکلات سے عہدہ برآ ہونے اور بہر قیمت ترک جدوجہد کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہو۔

(۶) بعد ازیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے دو معجزات ذکر کئے، پہلا معجزہ تو یہ تھا کہ جب آپ نے قضاء حاجت کا ارادہ کیا تو کوئی آڑ نہ ہونے کی وجہ سے وادی کی دو مختلف سمتوں سے دو درختوں کو ان کی شاخوں سے پکڑ کر درمیان میں لے آئے اور انہیں مل جانے کا حکم دیا پھر آپ حاجت سے فارغ ہوئے جس کے بعد دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے، بعد ازیں آپ نے حضرت جابر سے فرمایا کہ وہ ان دونوں درختوں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر اس جگہ جہاں آپ تھے، جا کر ایک شاخ دائیں طرف اور دوسری شاخ بائیں طرف ڈالدیں تاکہ جب تک وہ سرسبز رہیں وہاں پر موجود قبر والوں کے عذاب میں کمی رہے۔

اس حدیث سے عذاب قبر کا ثبوت نیز رسول اکرم ﷺ کی شان رحمت کا اظہار ہوتا ہے۔

(۷) دوسرے معجزے کا ظہور اس وقت ہوا جب آپ کے کہنے پر حضرت جابر

Marfat.com

نے لشکروالوں کو وضوء کرنے کیلئے کہا تو اس وقت کسی کے پاس پانی موجود نہیں تھا، صرف ایک انصاری صحابی کے پاس ایک پرانے مشکیزہ میں اتنی کم مقدار میں پانی تھا کہ اگر اسے انڈیلا جاتا تو مشکیزہ کا خشک حصہ ہی اسے جذب کرلیتا، اس صورتحال سے جب حضرت جابر نے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے وہ مشکیزہ منگوایا اور پھر آپ کچھ کلمات پڑھنے لگے اور ساتھ ہی اسے دبانے لگے پھر آپ نے لشکر کا سب سے بڑا برتن (کڑھا) طلب کیا، اس میں پہلے ہاتھ پھیرا اور پھر ہاتھ پھیلا کر اور انگلیاں کشادہ کر کے اس کی تہہ میں اپنا ہاتھ رکھدیا اور حضرت جابر سے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر وہ مشکیزہ میرے ہاتھ پر انڈیل دو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا حتی کہ وہ برتن بھر گیا اور تمام قافلہ پانی سے سیر ہو گیا۔

معجزہ کی حقیقت کے متعلق سب سے زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عادی نظام کے خلاف صرف اپنی قدرت سے ظاہر فرماتا ہے تاکہ یہ بات ثابت کرے کہ نوامیس طبیعیہ خود اس کے محکوم ہیں، وہ ان کا محکوم نہیں جس طرح وہ چاہے ان میں تصرف کرسکتا ہے۔(۱۲۲)

درحقیقت ہمارے اس نظام عادی (معمول کے مطابق نظام کائنات) اور خارق عادت (معجزات وغیرہ) میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے پس جو نظام ابتداء عالم سے اللہ قدرت کی فیاضی سے ہمارے مشاہدے میں چلا آتا ہے ہم اس کو "نظام عادی" سے تعبیر کرنے لگتے اور اسی کا نام "نوامیس طبیعیہ" رکھ دیتے ہیں۔ اگر ابتداء سے عالم کی عادت اس کے برعکس ہوتی تو اسی کو ہم نظام عادی کہنے لگتے کو عادی اور غیر عادی کا فرق خالق کی نظر میں کچھ نہیں صرف ہمارے تجربے اور مشاہدے کا فرق ہے تاہم قدرت ہمارے تجربات ومشاہدات کے برعکس بھی انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں پر ہمیشہ ایسے افعال ظاہر کرتی رہی ہے جن کو ہم بھی خارق عادت سمجھتے ہیں حالانکہ کائنات میں اعلیٰ ترین تعصیات کے ذریعہ ہمیشہ ایسے افعال کا نمودار ہوتے رہنا عالم کی "عادت" میں داخل ہے لہذا خارق عادت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ دنیا کی روزمرہ کی عادت نہیں بلکہ خاص خاص زمانے اور خاص خاص [illegible] کی عادت ہے۔(۱۲۳)

Marfat.com

(۸) صحابہ کرام نے آپ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ نے تسلی دی کہ عنقریب اللہ تعالی تمہاری خوراک کا انتظام کردے گا، چنانچہ جب سمندر کے کنارے پر پہنچے تو سمندر کی لہروں نے ایک نہایت غیر معمولی بڑی مچھلی کو باہر لا پھینکا، صحابہ نے اس کا گوشت بھون کر کھایا، وہ اس قدر بڑی ڈیل ڈول کی تھی کہ اس کی آنکھ کے حلقے میں باسانی پانچ آدمی چھپ سکتے تھے جبکہ اسکی پسلی کی ہڈی اس قدر دراز تھی کہ بڑے قد کے اونٹ پر اونچی زین کس کر ایک طویل القامت شخص کو بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا گیا تو بھی اسے سر جھکانے کی ضرورت نہیں پڑی، گویا اس مچھلی کا مل جانا ان مع العسر یسرا کی ایک جھلک تھی۔

واقعہ ہجرت

حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن امین نا زهیر نا ابواسحاق قال سمعت البراء بن عازب رضی الله عنهما یقول جاء ابوبکر رضی الله عنه الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنک یحمله معی الی منزلی فقال لی ابی احمله و خرج ابی معه ینتقد ثمنه فقال له ابی یا ابابکر حدثنی کیف صنعتما لیلة سریت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة و خلی الطریق فلایمر فیه احد حتی رفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم یات علیه الشمس بعد فنزلنا عندها فاتیت الصخرة فسویت بیدی مکانا ینام فیه النبی صلی الله علیه وسلم فی ظلها ثم بسطت علیه فروة ثم قلت یارسول الله نم و انا انفض لک ماحولک فنام و خرجت انفض ماحوله فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمه الی الصخرة یرید منها الذی اردنا فلقیته فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل من اهل المدینة قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاة

فقلت له انفض الضرع من الشعر و التراب و القذى قال فرايت البراء يضرب بيده على الاخرى ينفض فحلب لى فى قعب معه كثبة من لبن قال و معى اداوة ارتوى فيها النبى صلى الله عليه و سلم ليشرب منها و يتوضأ قال فأتيت النبى صلى الله عليه وسلم و كرهت ان اوقظه من نومه فوافقته استيقظ فصببت على اللبن من الماء حتى برد اسفله فقلت يا رسول الله اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتى رضيت ثم قال الم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما زالت الشمس و اتبعنا سراقة بن مالک قال و نحن فى جلد من الارض فقلت يا رسول الله أتينا فقال لاتحزن ان الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله عله وسلم فارتطمت فرسه الى بطنها ارى فقال انى قد علمت انكما قد دعوتما على فادعوا لى فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لايلقى احداالا قال قد كفيتكم ماههنا فلايلقى احدا الا رده قال و وفى لنا.

(براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد (عازبؓ) کے مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازبؓ سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ میرے مکان تک چلے میرے باپ نے مجھ سے کہا، کجاوہ اٹھالو میں نے اٹھالیا اور میرے والد بھی حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اس کی قیمت لینے کیلئے نکلے، میرے باپ نے کہا اے ابوبکر مجھ سے بیان کیجئے آپ نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف ہجرت کی) ابوبکرؓ نے کہا ہاں ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا۔ ہم کو سامنے ایک طویل چٹان دکھائی دی جس کا زمین پر سایہ تھا اور

Marfat.com

اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے قریب اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ درست کی تاکہ رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں آرام فرمائیں پھر میں نے وہاں کملی بچھائی اس کے بعد میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ سو رہئے اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں۔ پھر اچانک میں ایک بکریوں کے چرواہے کے سامنے تھا جو اپنی بکریوں کے ساتھ اس چٹان کی طرف اسی ارادہ سے آرہا تھا جس ارادہ سے ہم آئے تھے (یعنی ستانے اور آرام کرنے کیلئے) چنانچہ میں اس سے ملا اور اس سے کہا (پوچھا) اے لڑکے تم کس کے (ملازم) ہو؟ اس نے کہا اہل مدینہ میں سے ایک آدمی کا، میں نے کہا (پوچھا) کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا کیا تم میرے لئے دودھ دوہ دو گے؟ اس نے کہا جی ہاں پھر اس نے ایک بکری لی تو میں نے اس سے کہا تھن سے بال، مٹی اور گندگی جھاڑ دو (ابواسحاق) کہتے ہیں میں نے براء کو جھاڑنے کیلئے ہاتھ ایک دوسرے پر مارتے دیکھا، پھر اس (لڑکے) نے میرے لئے اپنے پاس موجود لکڑی کے برتن میں دودھ کی ایک مقدار نکالی اور میرے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں رسول اکرم ﷺ کیلئے میں پانی محفوظ رکھا کرتا تھا تاکہ آپ اس سے پی سکیں اور وضو کر سکیں۔ حضرت ابوبکر کہتے ہیں پھر رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا، میں نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا برا سمجھا تو میں نے آپ کی ہمنوائی کی (یعنی آرام کیا) جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے دودھ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ اسکا زیریں حصہ (یعنی اچھی طرح) ٹھنڈا ہو گیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ دودھ پی لیں آپ نے پی لیا یہاں تک میں خوش ہو گیا پھر آپ نے کہا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا کیوں نہیں، ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا تو سراقہ بن مالک ہمارے تعاقب میں آنکلا۔ ہم پتھریلی زمین میں (سفر کر رہے) تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمیں آن لیا گیا، آپ نے فرمایا، غم مت کرو بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف

Marfat.com

دعاء مانگی تو اس کے گھوڑے کے پاؤں پیٹ تک دھنس گئے (زمین میں) تو وہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے خلاف بددعا کی ہے۔ لہذا میرے لئے دعا کرو، میرے ذمے ہے کہ تمہاری تلاش میں نکلنے والوں کو واپس لوٹادوں گا۔ آپ نے اللہ سے دعا کی تو اس کو نجات ملی پھر وہ لوٹ گیا (راستے میں) جس سے بھی ملتا، کہتا، میں تمہاری طرف سے کافی ہوچکا ہوں ادھر کوئی نہیں ہے، وہ جس سے بھی ملتا، اسے واپس لوٹا دیتا، حضرت ابوبکر کہتے ہیں، اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھایا۔)

و حدثنیه زهیر بن سرب نا عثمان بن عمر ح و حدثناه اسحاق بن ابراهیم انا النضر بن شمیل کلاهما عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اشتری ابوبکر من ابی رحلا بثلاثة عشر درهما و ساق الحدیث بمعنی حدیث زهیر عن ابی اسحاق و قال فی حدیثه من روایة عثمان بن عمر فلما دنا دعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فساخ فرسه فی الارض الی بطنه و وثب عنه و قال یا محمد قد علمت ان هذا عملک فادع الله ان یخلصنی مما انا فیه و لک علی لاعمین علی من ورائی و هذه کنانتی فخذ سهما منها فانک ستمر علی ابلی و غلمانی بمکان کذا و کذا فخذ منها حاجتک قال لاحاجة لی فی ابلک فقدمنا المدینة لیلا فتنازعوا ایهم ینزل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انزل علی بنی النجار اخوال عبدالمطلب اکرمهم بذلک فصعد الرجال و النساء فوق البیوت و تفرق الغلمان و الخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول الله یا محمد یا رسول الله.

(حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم میں اونٹ خریدا، اسرائیل

Marfat.com

(راوی حدیث) نے (اس کے بعد اسی طرح) حدیث بیان کی جیسے ابواسحاق سے زبیر کی روایت میں ہے (اس نے اپنی حدیث میں بروایت) عثمان بن عمر یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر نے کہا (بتایا) جب وہ (سراقہ) قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے بددعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اور وہ اس پر سے کود پڑا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ) میں نے یقینی طور پر جان لیا ہے کہ یہ آپ کا کام ہے لہذا اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس کیفیت سے نجات دے جس میں میں (مبتلا) ہوا ہوں اور آپ کی طرف سے مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے پیچھے (آنے) والوں کو اندھیرے میں رکھوں گا (یعنی تعاقب میں آنے والوں کو واپس لوٹا دوں گا) اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر (بطور نشانی) لے لیں، آپ عنقریب فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور میرے ملازموں کے پاس سے گذریں گے، وہاں سے (نشانی دکھا کر) اپنی ضرورت کے مطابق (جو اونٹ چاہیں) لے لیں، آپ نے فرمایا مجھے تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں (آپ کی دعاء سے اسے آزمائش سے نجات ملی اور واپس چلا گیا) پھر ہم رات کو مدینہ آئے تو (وہاں کے) لوگ آپس میں جھگڑنے لگے کہ کس کے پاس رسول اللہ ﷺ فروکش ہوں گے، آپ نے فرمایا میں (دادا) عبدالمطلب کے ممیال بنو نجار کے ہاں اتروں گا تاکہ اس کے ذریعہ ان کی عزت افزائی کروں، سو گھروں پر مرد اور عورتیں چڑھ گئے اور راستوں میں لڑکے اور خادم یہ صدا بلند کرتے ہوئے بکھر گئے اے محمد اے اللہ کے رسول اے محمد اے اللہ کے رسول (ہم آپ پر قربان)

احادیث میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں جب آپ کی شب و روز کی مسلسل محنت سے آپ کے ہمنوا افراد کی ایک مختصر جماعت تیار ہو گئی اور دوسری طرف مکہ کے سرداروں کی طرف سے آپ کو قتل کرنے کی سازشیں ہونے لگیں تو آپ نے ہجرت کی اور مدینہ آکر آپ نے اسی مقصد کو آگے بڑھایا

Marfat.com

اور اپنے صحابہ کی اعانت سے حکومت تشکیل دیدی، درحقیقت آپ کی مکی و مدنی دونوں زندگیوں کا محور ایک ہی تھا بلکہ امام شاہ ولی اللہ دہلوی تو دونوں پر خلافت کا اطلاق کرتے ہیں، مکی زندگی میں افراد سازی کی محنت کو وہ خلافت باطنہ اور مدنی زندگی میں حکومت سازی کے عمل کو خلافت ظاہر و قرار دیتے ہیں(۱۲۴) لہذا مستشرقین کا یہ کہنا خلاف حقیقت ہے کہ "آپ مکہ میں مسکینی کی زندگی بسر کرتے رہے مگر مدینہ پہنچتے ہی حالات کچھ سازگار ہوئے تو (نعوذ باللہ) کھل کھیلے اور قافلہ لوٹنا شروع کردیئے اور رفتہ رفتہ ایک ریاست کے مالک بن بیٹھے" گویا اس کا مفہوم تو یہ ہوا کہ آپ کوئی مستقل فکر لیکر نہیں آئے تھے بلکہ آپ کے خیالات محض موقع اور حالات کے پیداوار تھے حالانکہ آپ کے فکر کی ابتداء مکہ مکرمہ میں ہوئی، وہیں اس نے پھلنا پھولنا شروع کردیا اور مدینہ منورہ آکر وہ ایک تناور درخت بن گیا، جہاں تک مدنی زندگی میں قتال و جہاد کا ذکر ہے تو اس سے مکی زندگی میں ہی آگاہ کردیا گیا تھا جیسا کہ سورہ مزمل میں اس کا ذکر ملتا ہے جو مکہ مکرمہ میں بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ الغرض رسول اکرم ﷺ کی زندگی ایک اکائی کی مانند باہم مربوط ہے، اور ہجرت ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کا عمل ہے۔

اس حدیث میں ایک معجزے کا بھی ذکر ہے کہ سراقہ بن مالک جو آپ کے تعاقب میں تھا جب آپ کے قریب ہوا تو سخت زمین کے باوجود اس کا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا اور پھر اسکی درخواست پر آپ نے دعا کی تو اسے اس مشکل سے نجات ملی اور نجات پاتے ہی وہ الٹے پاؤں فرار ہوا۔

علاوہ ازیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشکل گھڑی میں آپ کا پورا پورا ساتھ دیا اور پوری جاں نثاری سے آپ کی خدمت کی، قرآن حکیم نے "صاحبہ" کا اطلاق ان پر بھی کیا ہے(۱۲۵) جس سے ان کے شرف صحابیت کا قطعی اور یقینی ہونا ثابت ہوتا ہے اور قرآن حکیم پر ایمان

Marfat.com

لانے کے تقاضے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے صحابی رسول ہونے کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے۔

حدیث بالا سے رسول اکرم ﷺ کے تعلق باللہ کی انتہائی منزل کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مشکل ترین وقت میں بھی آپ کو اللہ پر مکمل اعتماد تھا، اسی کو توکل کہتے ہیں کہ حاصل شدہ مادی اسباب کو کام میں لایا جائے(۱۲۶) لیکن اپنے آپ کو ان کے ساتھ اس طرح وابستہ نہ کیا جائے کہ جب تک مکمل اسباب حاصل نہ ہوں کوئی قدم نہ اٹھایا جائے بلکہ اللہ تعالی پر بھروسہ رکھ کر کام شروع کیا جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ جوں جوں ضرورت پڑتی جائے گی، اللہ تعالی اسباب مہیا کرتا جائے گا،

حدیث سے انصاری صحابہ کی فضیلت اور ان کے مقام پر بھی روشنی پڑتی ہے نیز سفر کا یہ سلیقہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں پانی پینے اور وضوء وغیرہ کے لئے پانی کا کوئی نہ کوئی ظرف ہمہ اور رکھا جائے(۱۲۷)

حدیث ہجرت کو احادیث زہد کے ضمن میں ذکر کرکے اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ہجرت ظاہری اسی صورت میں قابل قدر ہے جب وہ زہد کے جذبہ سے ہو یعنی مفاد پرستی، جاہ پرستی اور اس نوعیت کے دیگر جذبات سے آلودہ نہ ہو اور اس میں اعلی مقاصد کا حصول پیش نظر ہو نیز وہ سفر علی وجہ البصیرت اور بیدار حکمت عملی کے تحت اختیار کیا جائے۔

ہجرت کے واقعہ پر زہد کے باب کی تکمیل اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ جو شخص اس دنیا میں زہد کی زندگی بسر کرے گا وہی آخرت کیلئے ہجرت کا سفر کامیابی سے طے کرے گا۔ اللھم اجعلنا فیھم۔

Marfat.com

حوالہ جات

۱- بیاوی : مصباح اللغات ص ۳۲۴

۲- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۱۸۱

۳- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۰۸

۴- القرآن ، الفرقان : ۶۲

۵- مفتی محمد شفیع : معارف القرآن ج ۶ ص ۴۸۱

۶- دمشقی : النفحات السلفیہ بشرح الاحادیث القدسیہ ص ۱۵۵

۷- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۲۲

۸- دمشقی : النفحات السلفیہ ص ۱۵۴

۹- القاری : مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۳۴

۱۰- القرآن ، الجمعہ : ۱۰

۱۱- الخطیب : مشکاۃ المصابیح ص ۲۴۲

۱۲- الخطیب : مشکاۃ المصابیح ص ۴۵۰

۱۳- القاری : مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۴۱

۱۴- الخطیب : مشکاۃ المصابیح ص ۴۵۱

۱۵- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۳۹

۱۶- ایضاً

۱۷- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۳۸

۱۸- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۳۹

۱۹- ایضاً

۲۰- القاری : مرقاۃ المفاتیح ج ۹ ص ۳۴۸ ، ایضاً ج ۱۰ ص ۱۴

۲۱- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۸۵

۲۲- القرآن ، الاعراف : ۳۲

۲۳- القرآن ، البقرہ : ۲۹

۲۴- القرآن ، البقرہ : ۲۰۱

۲۵- القرآن ، الجمعہ : ۱۰

۲۶- الخطیب : مشکاۃ المصابیح ص ۲۴۲

Marfat.com

۲۷- الغزالی : احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۴۱

۲۸- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۲۳۸

۲۹- سیوباروی : اسلام کا اقتصادی نظام ص ۱۴۱

۳۰- سیوباروی : اسلام کا اقتصادی نظام ص ۱۴۰، ۲۳۹

۳۱- دہلوی : حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۰۵، ۱۰۶

۳۲- القرآن ، البقرہ : ۹۰، ۲۴۷، آل عمران : ۱۸۰، المائدہ : ۱۸، ۴۲، ۶۲ تا ۶۴

۳۳- ابن عابدین : حاشیہ رد المحتار ج ۴ ص ۱۴۸، طبری : تاریخ الامم والملوک ج ۳ ص ۱۸۶

۳۴- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۴، ج ۴ ص ۲۱، الغزالی : احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۷۹

۳۵- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۱۹۶

۳۶- راغب : المفردات فی غریب القران ص ۱۱۶ باب الحاء

۳۷- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۷

۳۸- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸

۳۹- الخطیب : مشکاۃ المصابیح ص ۴۴۸

۴۰- آزاد : ترجمان القرآن ج ۲ ص ۳۳۱

۴۱- سیوباروی : اسلام کا اقتصادی نظام ص ۵۱

۴۲- شیخ الہند : ایضاح الادلہ ص ۲۶۶

۴۳- دمشقی : النفحات السلفیہ ص ۹۴، آزاد، ترجمان القرآن ج ۲ ص ۳۳۱

۴۴- ہاشمی : سیرت سعد بن ابی وقاص ص ۲۱۲، ۲۱۴

۴۵- امام احمد : المسند ج ۱ ص ۱۷۷

۴۶- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸

۴۷- امام احمد : المسند ج ۱ ص ۱۷۵، طبری : تاریخ الامم والملوک ج ۳ ص ۱۴۶

۴۸- یہ تھے بنواسد کی شاخ بنوالزبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی کے لوگ۔ الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۸۸

۴۹- سیوباروی : اسلام کا اقتصادی نظام ص ۱۳۹، ۱۴۰

۵۰- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۸۹

Marfat.com

۵۱- سندھی : شعور و آگہی ص۱۴۹

۵۲- القرآن، الانشراح : ۵

۵۳- علی المتقی : کنز العمال ج ۲ ص ۱۸۷

۵۴- القرآن، الاعراف : ۱۴۳

۵۵- القرآن، الانعام : ۱۰۴

۵۶- یہ تربیع کا ایک مفہوم ہے۔ الابی : اکمال اکمال المعلم، السنوسی : مکمل مکمل الاکمال ج ۷ ص ۲۹۰

۵۷- راغب : المفردات فی غریب القرآن ص ۵۱۰، باب الفاء

۵۸- سندھی : قرآنی عنوان انقلاب ص ۶۴

۵۹- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۰، الابی : مکمل مکمل المعلم، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۹۲

۶۰- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۹

۶۱- الابی : اکمال اکمال المعلم ج ۷ ص ۱۹۱، آلوسی : روح المعانی ج ۱۹ ص ۷۴، علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۴۹

۶۲- الابی : اکمال اکمال المعلم ج ۷ ص ۲۹۳

۶۳- راغب : المفردات فی غریب القرآن ص ۳۹۷، باب الفاء

۶۴- القرآن، الحشر : ۸

۶۵- الابی : اکمال اکمال المعلم، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۹۴

۶۶- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۱

۶۸- القرآن، ہود : ۶۴

۶۹- القرآن، الاعراف : ۷۴ تا ۷۸

۷۰- نووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۱

۷۱- ایضاً

۷۲- القرآن، البقرہ : ۱۴۳

۷۳- مفتی محمد شفیع : معارف القرآن ج ۱ ص ۱۴۳

۷۴- سندھی : قرآنی عنوان انقلاب ص ۲۵

۷۵- آزاد : ترجمان القرآن ج ۲ ص ۳۳۱

Marfat.com

۷۶- علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۷۲

۷۷- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۹۵

۷۸- ایضاً ج ۷ ص ۲۹۶

۷۹- گیلانی : اسلام کا نظام مساجد (نقاب کشائی) ص ۱۴

۸۰- القرآن ، یس : ۷۴

۸۱- سندھی : قرآنی دستور انقلاب ص ۵۲، ۸۰

۸۲- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۲۹۷

۸۳- ابن ماجہ : سنن ص ۳۱۰، علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۸، راغب : المفردات فی غریب القرآن ص ۲۶۰ باب الراء

۸۴- القرآن ، الماعون : ۴ تا ۷

۸۵- الابی : اکمال اکمال المعلم ج ۷ ص ۲۹۷

۸۶- الجامی : الفوائد الضیائیہ ص ۱۹

۸۷- الترمذی : الجامع ج ۲ ص ۱۰۲

۸۸- القرآن ، الصف : ۳

۸۹- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۲

۹۰- القرآن ، النور : ۱۹

۹۱- النووی : ریاض الصالحین ص ۱۱

۹۲- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۳

۹۳- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۱

۹۴- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۲، الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۰

۹۵- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۱

۹۶- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۳

۹۷- علی المتقی : کنز العمال ج ۲ ص ۱۸۹

۹۸- الابی : اکمال اکمال المعلم ، السنوسی : مکمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۲

۹۹- الابی : اکمال اکمال المعلم ج ۷ ص ۳۰۳

Marfat.com

۱۰۰- القرآن، الاعراف: ۱۶۳ تا ۱۶۶

۱۰۱- سیوہاروی: قصص القرآن ج ۳ ص ۸۵

۱۰۲- احمد: المسند ج ۱ ص ۳۹۰

۱۰۳- القرآن، آل عمران: ۹۳

۱۰۴- السدی: حاشیۃ العلامہ ج ۲، ص ۴۳۲

۱۰۵- القرآن، الاعراف: ۱۶۳

۱۰۶- سیوہاروی: قصص القرآن ج ۳ ص ۸۶

۱۰۷- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۰۸- القاری: مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۴۷

۱۰۹- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۰- علی المتقی: کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۵

۱۱۱- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۲- علی المتقی: کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۹

۱۱۳- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۴- الابی: اکمال اکمال المعلم، السنوسی: حمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۵

۱۰۵- القرآن، الاعراف: ۱۶۳

۱۰۶- سیوہاروی: قصص القرآن ج ۳ ص ۸۶

۱۰۷- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۰۸- القاری: مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۴۷

۱۰۹- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۰- علی المتقی: کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۵

۱۱۱- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۲- علی المتقی: کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۹

۱۱۳- النووی: شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴

۱۱۴- الابی: اکمال اکمال المعلم، السنوسی: حمل اکمال الاکمال ج ۷ ص ۳۰۵

Marfat.com

۱۱۵- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴، ۴۱۵

۱۱۶- دہلوی : الفوز الکبیر ص ۲۳

۱۱۷- القرآن، مریم: ۲۹، ۳۰

۱۱۸- دہلوی : حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۰۵

۱۱۹- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۶

۱۲۰- داناپوری : اصح السیر ص ۸۱

۱۲۱- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۷

۱۲۲- رشید رضا : تفسیر المنار ج ۱ ص ۳۴۵

۱۲۳- بدر عالم : ترجمان السنہ ج ۴ ص ۶

۱۲۴- جلبانی : شاہ ولی اللہ کی تعلیم ص ۲۲۱

۱۲۵- القرآن، التوبہ: ۴۰

۱۲۶- راغب : المفردات فی غریب القرآن ص ۵۵۳، علی المتقی : کنز العمال ج ۳ ص ۱۰۱

۱۲۷- النووی : شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۹

مصادر و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ الابی، محمد بن خلفہ، ابو عبداللہ، الوشتانی المالکی (۸۲۷ھ)
اکمال اکمال العلم (شرح صحیح مسلم) مصر: مطبعہ الدعادہ بجوار محافظہ ۱۳۲۸ھ

۳۔ احمد بن حنبل، الامام (۲۴۱ھ) مسند، بیروت: المکتب الاسلامی ۱۹۸۵ء طبع پنجم

۴۔ آزاد، احمد، ابوالکلام (۱۹۵۸ھ) ترجمان القرآن، لاہور: شیخ مبارک علی اینڈ برادرز

۵۔ الآلوسی، محمود، ابوالفضل، شہاب الدین، البغدادی (م ۱۲۷۰ھ)
روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ملتان: مکتبہ امدادیہ

۶۔ بدر عالم، محمد، مولانا (۱۳۸۵ھ) ترجمان السنہ، کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی

۷۔ بلیاوی، عبدالحفیظ، ابوالفضل، مصباح اللغات، دہلی: مکتبہ برہان ۱۹۵۲ء طبع دوم

۸۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ، ابو عیسیٰ، الامام (۲۷۹ھ)
الجامع، کراچی: قرآن محل

۹۔ الجامی، عمادالدین بن عبدالرحمن بن احمد (۸۹۸ھ)

Marfat.com

الفوائد الضیائیہ فی شرح المقدمہ المسماۃ بالکافیہ المعروف شرح ملا جامی مع الحواشی
لاہور: فاروقی کتب خانہ
۱۰۔ جلبانی، غلام حسین، پروفیسر شاہ ولی اللہ کی تعلیم
حیدر آباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی ۱۹۷۵ء
۱۱۔ الخطیب، محمد بن عبداللہ، ابو عبداللہ، ولی الدین، مشکوٰۃ المصابیح
کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی ۱۳۹۴ھ
۱۲۔ داناپوری، عبدالرؤف قادری، ابوالبرکات، اصح السیر فی مدی خیر البشر
کراچی: مجلس نشریات اسلام ۱۹۷۹ء
۱۳۔ الدمشقی، محمد منیر الازہری، العلامہ، اتحافات السلفیہ بشرح الاحادیث القدسیہ
(مطبوعہ مع الاتحاف السنیہ بالاحادیث القدسیہ للمحدث زین الدین عبدالرؤف بن تاج العارفین
بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی ۱۰۳۱ھ)
میدان الازہر: مکتبہ و مطبوعہ محمد صبیح واولادہ ۱۳۷۳ھ، طبع رابع
۱۴۔ الدہلوی، شاہ ولی اللہ، قطب الدین احمد، (۱۱۷۶ھ) حجۃ اللہ البالغہ
قاہرہ: ادارۃ الطباعۃ المنیریہ ۱۳۵۲ھ
۱۵۔ الدہلوی، شاہ ولی اللہ، قطب الدین احمد، (۱۱۷۶ھ) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر
(عربی ترجمہ: علامہ محمد منیر الدمشقی الازہری)
کراچی: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
۱۶۔ الراغب الاصفہانی، حسین بن محمد بن فضل (۵۰۲ھ) المفردات فی غریب القرآن
کراچی: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب ۱۹۶۱ء
۱۷۔ رشید رضا، سید محمد (۱۹۳۵ء) تفسیر القرآن العظیم المشتہر باسم تفسیر المنار
(علی طریقۃ الاستاذ الشیخ محمد عبدہ)
مصر: مطبع المنار ۱۳۳۶ھ طبع اول
۱۸۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا (۱۹۴۴ء) شعور و آگہی (ترتیب: سید مطلوب علی زیدی)
لاہور: عزیز [illegible] ۱۹۸۴ء طبع اول
۱۹۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا (۱۹۴۴ء) قرآنی دستور انقلاب
(ترتیب: شیخ بشیر احمد لدھیانوی) لاہور: ادارہ نشریات اسلام
۲۰۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا (۱۹۴۴ء) قرآنی عنوان انقلاب
(ترتیب: شیخ بشیر احمد لدھیانوی) گوجرانوالہ: مکتبہ حنفیہ
۲۱۔ السندی، ابوالحسن، العلامہ، حاشیہ علی صحیح مسلم، مطبوعہ مع صحیح مسلم
کراچی: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب ۱۳۷۵ھ

Marfat.com

۲۲۔ السنوسی، محمد بن محمد بن یوسف، الحسنی (۸۹۵ھ) مکمل اکمال الاکمال (شرح صحیح مسلم)
مصر: مطبعۃ السعادہ بجوار محافظۃ ۱۳۲۸ھ
۲۳۔ سیوہاری، محمد حفظ الرحمٰن، مولانا (۱۹۵۸ء) اسلام کا اقتصادی نظام
دہلی: ندوۃ المصنفین ۱۹۴۲ء طبع دوم
۲۴۔ سیوہاری، محمد حفظ الرحمٰن، مولانا (۱۹۸۵ء) قصص القرآن،
لاہور: تاشران قرآن لمیٹڈ
۲۵۔ طبری، محمد بن جریر، ابو جعفر (۳۱۰ھ) تاریخ الامم والملوک
(ترجمہ سید رشید احمد ارشد) لاہور: نفیس اکیڈمی ۱۹۶۷ء، طبع اول
۲۶۔ عثمانی، شبیر الدین، مولانا، پورہ نوڈ بہادری، اسلام کا نظام ساجد
(پیش لفظ مولانا مناظر احسن گیلانی) کراچی: دارالاشاعت
۲۷۔ ابن عابدین، محمد امین الشامی (۱۲۵۲ھ) حاشیۃ ردالمحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار
کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی
۲۸۔ علی المتقی بن حسام الدین، علاؤالدین، ابندی، البرہان پوری (۹۷۵ھ)
کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال
۲۹۔ الغزالی، محمد بن محمد، ابو حامد، الامام (۵۰۵ھ) احیاء علوم الدین،
قاہرہ: موسسۃ الحلبی و شرکاہٗ للنشر والتوزیع ۱۹۲۷ء
۳۰۔ القاری، علی بن سلطان محمد، الشیخ (۱۰۱۴ھ) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ملتان مکتبہ
امدادیہ
۳۱۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبداللہ (۲۷۳ھ) السنن، کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب
۱۳۸۱ھ
۳۲۔ محمد شفیع، مولانا، مفتی (۱۹۷۶ء) معارف القرآن، کراچی: ادارہ المعارف ۱۹۸۰ھ
۳۳۔ محمود حسن، شیخ الہند، مولانا (۱۹۱۹ء) ایضاح الادلہ،
(تصحیح و اضافہ مولانا سید فخرالدین احمد مرحوم) کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی ۱۹۸۶ء
۳۴۔ النووی، یحییٰ بن شرف، محی الدین، ابو زکریا (۶۷۶ھ)
ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین، لاہور: امجد اکیڈمی
۳۵۔ النووی، یحییٰ بن شرف، محی الدین، ابو زکریا (۶۷۶ھ)
شرح صحیح مسلم، مطبوعہ مع صحیح مسلم، کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب ۱۳۷۵ھ
۳۶۔ ہاشمی، طالب، سیرت حضرت سعید بن ابی وقاص، لاہور: قومی کتب خانہ ۱۹۷۴ء طبع اول

Marfat.com

زُہد: مفہوم

صحیح مسلم کا خاص

بیکن بکس ○ گلگشت ملتان

Marfat.com